

بارسیلونا کی پاکستانی نژاد خواتین: باختیار کرنے اور غربت کو عورت سے جوڑنے کے خلاف شمولیت

نفاذ کا خلاصہ

Ariadna Solé اور Berta Güell

کارکنان کی ٹیم:

Ariadna Solé اور Berta Güell, Rosa Martínez, Komal Naz

اپریل 2018



نفاذ کا خلاصہ

بارسیلونا کوئی ایسا شہر نہیں جو غربت سے پاک ہو؛ آبادی کا ایک چوتھائی سے زائد حصہ (28 فیصد) غربت کی زد میں یا اس کا سامنا کر رہا ہے۔ غربت کی اس صورت حال میں پائی جانے والی کل آبادی میں سے 55 فیصد خواتین اور 45 فیصد مرد ہیں۔ غربت کا جنسی تجزیہ نشاندہی کرتا ہے کہ دستیاب مادی وسائل کے علاوہ دیگر پہلو ہیں جیسا کہ وقت کی کمی، کام کا اضافی بوجھ، صحت وغیرہ جس سے نہ صرف یہ معلوم ہوتا ہے کہ خواتین پر غربت کا امتیازی لحاظ سے کیسے اثر پڑتا ہے بلکہ غیر یقینی پن بھی (بلدیہ بارسیلونا 2015)۔

یہ مطالعہ دو رہنما اصولوں پر مشتمل ہے جنہیں EFPP نے شامل کیا ہے اور جنہیں غربت کو نسوانیت سے جوڑنے یا جنسی پہلو کے حوالہ سے غربت پر مرکوز ہر تحقیق کے دوران مدنظر رکھنا چاہیے۔ یہ جنس کا دیگر عدم مساوات کے زمرہ جات اور اختیار کے تصور سے جڑی اہلیتوں اور مواقع تک رسائی پذیری کے ساتھ انقطاع ہے۔ اس تحقیقی عمل کا مقصد خاص طور پر بارسیلونا میں پاکستانی نژاد خواتین کو اقتصادی اختیار فراہم کرنے پر مرکوز ہے، ایک ایسا گروہ جو حال ہی میں پہنچا ہے اور ابھی تک پوشیدہ ہے۔

اس طرح، یہ مطالعہ چیلنجوں کے ایک سلسلے کی جوابدہی کی کوشش کرتا ہے۔

- پاکستانی نژاد خواتین کا نظر نہ آنا، خوش آمدید کرنے والے معاشرے کے ساتھ باہمی میل جول کے مقامات پر کم موجودگی اور سرکاری انتظامیہ کی ان کے مسائل اور ضروریات کو جاننے میں دشواریاں۔

- لیبر مارکیٹ میں روزگار کے حصول کی کوشش کے وقت اور معاشی طور پر خود مختار ہونے میں پاکستانی نژاد خواتین کے کثیر عدم تحفظات خود اندرونی عناصر (مثلاً، جنسی نظریات، لسانی اور ثقافتی مشکلات) اور جس معاشرے میں آئے ہیں ان کے بیرونی عناصر (بشمول، دیگر کے علاوہ، اداراتی امتیاز جو ڈگری کے مساوات کے نظام یا اسلاموفوبیا اور نسلی امتیاز پر مبنی ہوں) کا نتیجہ ہیں۔

ان چیلنجوں کا مقابلہ کرنے کے مقصد سے اس تحقیق کا مرکز تین بڑے درجات ہیں:

- تھیوری: خواتین کے بااختیار ہونے کے اہم تصورات، معاشی اختیار، بین انقطاع، جنسی نظریات اور کردار، اسلامی نظریہ حقوق نسواں؛

- تجرباتی/تشخیصی: معاشی خود مختاری کی مشکلات اور روزگار کی مارکیٹ میں رسائی، گھریلو وسائل کی تقسیم میں فیصلہ سازی کی اہلیت، پیداواری کام اور باز تخلیق کے مابین دباؤ اور روز مرہ کاموں کے انتظام و انصرام میں خود مختاری؛

- مداخلت کے لیے تجاویز: پاکستانی نژاد خواتین کو معاشی طور پر بااختیار بنانے کے فروغ کے لیے پالیسیوں اور اقدامات کی پیشکش۔

یہ درجات، اس کے ساتھ ساتھ تین بڑے مقاصد کے لیے ہیں:

- بارسیلونا میں پاکستانی نژاد خواتین کی معاشی صورتحال کو جاننا (روزگار کی مارکیٹ تک رسائی، آمدن پیدا کرنے کی دیگر سرگرمیوں کی موجودگی، گھریلو ماحول میں وسائل کا انتظام، سہارے کے لیے خاندان یا برادری کے نیٹ ورک کی موجودگی) اور مستقبل میں

میونسپل حکمت عملی کے تحت اس گروہ کے لیے کیے جانے والے اقدامات کے اثرات کی نشاندہی کے لیے مناسب فارمولا سازی کرنا۔

- بارسیلونا شہر میں رہنے والی پاکستانی نژاد خواتین کے مطالبات اور تجاویز کو جمع کرنا تاکہ ان کی معاشی حالت کو بہتر بنایا جا سکے، لیکن اس کے علاوہ امتیاز اور سماجی و معاشی دقت کی صورتحال کو پلٹنا جو انہیں شہری ہونے کے ناطے مکمل حقوق حاصل کرنے سے روکتی ہیں۔

- شہر میں مقیم پاکستانی نژاد خواتین کو معاشی لحاظ سے باختیار بنانے کے اقدامات کو تقویت دینے کی سرگرمیاں تجویز کرنا (انفرادی اور اجتماعی)۔

تحقیق، باختیار بنانے کے لیے تصوراتی تجزیے سے شروع ہوتی ہے، خصوصی طور پر اس استعمال کو مدنظر رکھتے ہوئے جو غیر منافع بخش ادارے اور معاون دنیا کرتے ہیں (سیکشن 2)۔ اس کے علاوہ معاشی باختیاری کے تصور اور مختلف درجات کا تجزیہ شامل ہے، جن کے ذریعہ سے تحقیق کی جاتی ہے۔ ذیل میں استعمال کیے جانے والے طریقہ کار اور تفصیلی وضاحت اور نمونہ پیش ہیں (سیکشن 3)۔ سیکشن 4 جنس کے لحاظ سے پاکستانی معاشرتی ڈھانچے کی رپورٹ دکھاتا ہے اور اس کے فوراً بعد، بارسیلونا میں پاکستانی کمیونٹی کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے (سیکشن 5)۔ سیکشن 6 کھیتی باڑی کے کام کے نتائج پیش کرتا ہے، پہلے پاکستانی نژاد خواتین کے لیے مداخلت کے منصوبوں کا ایک جدول پیش کرتے ہوئے (6.1)، اس کے بعد مظہر سے تعداد کی قربت (6.2) اور تقاریر اور تصوری خاصیت کے تجزیہ (6.3) کے ساتھ اختتام کرتے ہوئے۔ پاکستانی نژاد خواتین کو مزید باختیار بنانے کے لیے رپورٹ کا اختتام تجاویز کے ایک سیکشن سے ہوتا ہے (سیکشن 7)۔

طریقہ کار پر توجہ مرکوز کرنے کے حوالہ سے، مطالعہ کی توجہ تحقیقی عمل پر رہی ہے، جس کا مقصد اس صورتحال کا سامنا کرنے والے افراد کی شمولیت پر تحقیق کنندگان کی جانب سے تخلیق کردہ معلومات کی بنیاد پر معاشرے کی حقیقت کو تبدیل کرنا ہے۔ اس صورت میں، پاکستانی کمیونٹی کی ایک خاتون کو تحقیق کنندگان کی ٹیم میں شامل کیا گیا ہے۔ اختیار کے لیے پیمائی کے ڈیزائن، رابطوں میں سہولت کی فراہمی، پاکستانی نژاد دیگر خواتین سے روابط اور ان کی لسانی صلاحیتوں سے بھرپور استفادہ حاصل کرتے ہوئے کوائف جمع کرنے کے عمل میں ان کا اہم کردار رہا ہے۔ تحقیق کے ڈھانچے کی چار مراحل میں پیروی کرتے ہوئے، تحقیق میں استعمال کی گئی تکنیک مندرجہ ذیل رہی ہے:

- کاتالونیا اور دیگر مقامات پر پاکستانی تارکین وطن کے معاملہ پر سابقہ تحقیقات اور خصوصی لٹریچر کی دستاویز کاری اور جائزہ (مرحلہ 1)۔

- انفرادی اور اجتماعی اختیار کے تعداد اور معیار کے مظہر کی تیاری (مرحلہ 1)۔

- ماہرین و اہم رپورٹروں سے 9 نیم ترتیب نما انٹرویو (مرحلہ 2)

- تین اہم اشیاء کے مطابق مختلف پروفائل کی پاکستانی نژاد 31 خواتین سے ترتیب شدہ انٹرویو کیے گئے: پود، کام کا تجربہ اور کسی اتحادی تنظیم میں شمولیت (مرحلہ 2)

- تین اہم مرکزی گروپ تشکیل دیے گئے، دو گروپوں میں مختلف پود کی پاکستانی نژاد خواتین شامل تھیں اور ایک آخری مرکزی گروپ جن میں پاکستانی نژاد مرد شامل تھے (مرحلہ 3)۔

مرحلہ 4 میں، پاکستانی نژاد خواتین کے معاشی اختیار کے میکنزم کو تقویت دینے کے لیے تجاویز کے عمل اور مداخلت کے سلسلے کو شامل کرتے ہوئے، تعداد اور معیار کے کوائف کا تجزیہ کیا گیا ہے، اور رپورٹ تیار کی گئی ہے۔

اس کے بعد، تعداد کے اہم تجزیاتی نتائج پیش کیے جاتے ہیں جو ان 31 ترتیب شدہ انٹرویو سے حاصل ہوئے۔

- 80 فیصد سے زائد پاکستان میں پیدا ہوئیں، اس طرح کے ان میں سے اکثریت نے ہجرت کی، جہاں 77.4 فیصد خاندانی ملاپ کے ذریعہ سے پہنچی ہیں۔ تاہم، 25.8 فیصد ایسی ہیں جو 1.5 کی پود (یہاں اسکول میں ابتداء کرتے ہوئے) یا دوسری پود سے ہیں۔ آنے والی 65 فیصد کا تعلق شہری آبادی سے ہے، جبکہ 35 فیصد کا تعلق دیہی علاقے سے ہے۔

- 22 فیصد سے زائد نے دونوں ممالک (پاکستان اور بارسیلونا) میں حصول روزگار کے لیے کام سرانجام دیے ہیں، جبکہ 16.1 فیصد صرف ابتدائی ملک میں کام کر سکیں لیکن کاتالونیا کے دارالحکومت میں کام کرنے کا کوئی تجربہ نہیں۔ 6.5 فیصد ایسی بھی ہیں جنہوں نے ابتدائی ملک میں کام نہیں کیا، البتہ بارسیلونا میں کام کیا ہے۔ اس کے علاوہ 12.9 فیصد خواتین کو دونوں ممالک میں کام کرنے کا کوئی تجربہ نہیں، باوجود اس کے کہ دونوں جگہوں پر ان کی عمر کام کرنے والی تھی۔ آخر پر، زیادہ شرح ان 32.3 فیصد کی ہے جنہیں بارسیلونا میں کام کرنے کا تجربہ حاصل ہے لیکن پاکستان میں کام نہیں کیا، کیونکہ یا وہ وہاں رہی نہیں یا پھر وہ اس وقت بہت چھوٹی تھیں۔ باقی، 9.7 فیصد وہ خواتین ہیں جنہوں نے عمر کی وجہ سے کبھی کام نہیں کیا۔

- 68.4 فیصد خواتین جنہیں بارسیلونا میں کام کا تجربہ حاصل ہے انہوں نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ جز وقتی یوم یا کبھی کبھار والے کام کیے ہیں؛ صرف 21 فیصد نے مکمل یوم کار میں کام کیا۔

- زیادہ تر کام کرنے والی خواتین کا تعلق ان سے ہے جو غیر شادی شدہ ہیں (16.1 فیصد)، جن پر خاندانی ذمہ داریاں کم ہوتی ہیں۔ تاہم، 12.2 فیصد کام کرنے والی خواتین شادی شدہ اور بچوں والی ہیں۔ جو خواتین روزگار سے منسلک نہیں اور غیر فعال ہیں، قریباً ایک تہائی (29 فیصد) کا تعلق ان خواتین سے ہے جو شادی شدہ اور بچوں والی ہیں اور 12.9 فیصد شادی شدہ ہیں اور ان کے بچے نہیں ہیں۔ آخر پر، 25.8 فیصد خواتین ایسی ہیں جو غیر شادی شدہ اور کام نہ کرنے والی ہیں۔

- 41.9 فیصد خواتین نے بتایا کہ انہیں کام ڈھونڈنے میں کچھ مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور 29 فیصد کا خیال ہے کہ اس کی وجہ "عورت اور مسلمان ہونا ہے"، جسے اکثر حجاب کے استعمال سے منسلک کیا جاتا ہے، اس صورتحال کا سامنا مسلمان مرد یا غیر مسلمان عورت کو نہیں کرنا پڑتا۔

- 58.1 فیصد نے تصدیق کی کہ وہ گھریلو اخراجات برداشت کرتی ہیں "لیکن مشکلات کے ساتھ"، جبکہ 22.6 فیصد کا خیال ہے کہ وہ "آسانی سے" برداشت کرتی ہیں۔ معاملات جن میں روزگار سے حاصل ہونے والی تنخواہ (خاص طور پر شوہر کی) کے علاوہ آمدن حاصل ہوتی ہو، ان کی تعداد بہت کم ہے: صرف 19.4 فیصد کو جائیداد سے حاصل ہونے والا کرایہ ملتا ہے، 12.9 فیصد خاندان کے ان افراد کے ساتھ رہتی ہیں جنہیں پینشن ملتی ہے اور 12.9 فیصد کو کسی قسم کی سوشل امداد ملتی ہے۔

- یہ فیصلہ کرنے کی صلاحیت کہ خاندانی آمدن کو کیسے خرچ کیا جائے، 87.1 فیصد خواتین نے تصدیق کی کہ وہ خود اس کا انتظام کر سکتی ہیں۔

- ایک اہم تعداد کرنٹ اکاؤنٹ کی حامل ہیں (80.6 فیصد)، جہاں 42 فیصد کا اکاؤنٹ کسی خاندان کے فرد کے ساتھ مشترکہ ہے (عام طور پر شوہر)، جبکہ 19.4 فیصد کو اکاؤنٹ پر رسائی حاصل نہیں ہے۔

• جہاں تک گھریلو کام کاج اور دیکھ بھال کا تعلق ہے، انٹرویو کی گئی خواتین یا خاندان کی دیگر خواتین ان کاموں میں سے اکثر کو انجام دیتی ہیں، خاص طور پر جن کا تعلق باورچی خانے اور صفائی سے ہے۔ اکثر خواتین اس تقسیم سے متفق ہیں (68 فیصد) اور، اس کے علاوہ، وہ سمجھتی ہیں کہ مرد (شوہر، والد، سُسر یا بھائی) کو مزید ذمہ داری نہیں سونپی جانی چاہیے (58 فیصد)۔ اس سب سے اخذ کیا جاتا ہے کہ ایسی کوئی وجہ نہیں کہ کام کرنے کی وجہ سے خاندان کی عزت متاثر ہو (83.9 فیصد)۔ ان کا کہنا ہے کہ نہ تو پاکستانی ثقافت اور نہ ہی اسلام عورت کو کام کرنے سے روکتے ہیں۔

• اکثر خواتین روز مرہ جدوجہد اور انتظام و انصرام کرتے ہوئے زیادہ خود مختاری ظاہر کرتی ہیں، جیسے اکیلے بینک، CAP جانا، بچوں کو اسکول چھوڑنا، خریداری کرنے جانا وغیرہ وغیرہ۔ کم تعداد ایسی ہے جو لسانی وجوہات یا کیونکہ وہ سمجھتی ہیں کہ اکیلے جانا "برا لگتا ہے"، کسی کے ساتھ جانے کو ترجیح دیتی ہیں۔

• کام کرنے والی خواتین جن کے بچے اسکول کی عمر کے ہوتے ہیں، وہ بچوں کی دیکھ بھال خاندان کے کسی فرد کے سپرد کرتی ہیں اور انتہائی کم تعداد ایسی ہے جو میونسپل خدمات سے استفادہ حاصل کرتی ہیں جیسے ایسکولا بریسول (*escola bressol* خواتین کی ایک اہم تعداد بلدیہ کی پناہ کی خدمات سے آشنا نہیں اور نہ ہی اس میں شامل ہوئی ہے (74.2 فیصد) اور صرف 3.2 فیصد ان سے آگاہ ہے اور اس میں شمولیت حاصل کی ہے۔

اس کے بعد، تحقیق کے اہم معیاری تجزیاتی نتائج پیش کیے جاتے ہیں:

• پاکستانی نژاد خواتین کے مختلف پروفائل (جو بود، سماجی طبقہ، ذات¹، شہری یا دیہی تعلق یا عقیدہ کی وابستگی کی بنیاد پر ہیں)، کے باوجود وصول کرنے والا معاشرہ ان کے اندرونی اختلافات کو نظر انداز کرتے ہوئے انہیں یکساں بنانے کے عمل کو فروغ دیتا ہے۔ یہ پوشیدگی ایک مجموعی خیالی تصور کی کمی ہے جو نہ ہی پاکستانی عورت کی انفرادی شناخت کرتا ہے، بلکہ یہ مسلم عورت کی چھتری کے نیچے ایک لیبل ہے یا اسے براہ راست دیگر گروہوں جیسے مراکشی خواتین سے گڈ مڈ کیا جاتا ہے۔

• پاکستانی نژاد خواتین کی پوشیدگی صرف ان صورتوں میں نہیں جب وہ گھریلو کام کاج کرنے کے لیے گھر میں رہتی ہیں، بلکہ وہ خواتین بھی پوشیدہ ہیں جو بااختیار ہیں اور کام کرتی ہیں اور خود مختار زندگی گزارتی ہیں۔

• تعریف کرتے وقت یہ دیکھنا کہ کیسے اس رنگا رنگی کو بااختیار ہونے کے درجہ کے ساتھ برجستہ کیا جائے، بود کا تعلق اور شہر میں پہنچنے کا لمحہ ایسے عوامل ہیں جو ایک اہم تفرق کا باعث بنتے ہیں۔ اس طرح تین بڑے پروفائل بنتے ہیں: شوہر کی جانب سے ملاپ کے ذریعہ آنے والی خواتین (پہلی نسل)؛ وہ بچیاں یا عورتیں جنہیں بچپن میں یا نابالغ عمر میں ملاپ کے ذریعہ بلایا گیا (1.5 نسل)؛ اور وہ بچیاں اور عورتیں جو بارسیلونا میں پیدا ہوئیں (دوسری نسل)۔

¹ پاکستان میں ذات کا تصور متنازع ہے۔ اس کی مقامی تصورات برادری، ذات یا قوم سے ترجمانی کی جاتی ہے۔ پاکستان میں ذات کا نظام بندوؤں کی طرح نہیں ہے جس کی بنیاد مذہبی دلائل پر مبنی اور رسمی پاکیزگی سے جڑی ہے۔ بلکہ اسلام ذات کے نظام کو رد کرتا ہے۔ اس کے باوجود، شناخت کو برادری، ذات یا قوم سے منسلک کیا جاتا ہے، عموماً انہیں خاندانی ناموں کے ذریعہ پہچانا جاتا ہے، جن کی پاکستان میں کافی اہمیت سمجھی جاتی ہے؛ انہیں نظام مراتب کے تحت سمجھا جاتا ہے اور کسی ایک یا دوسری ذات کا ہونا فخر یا شرمندگی کا باعث بن سکتا ہے۔ تاریخی بنیاد پر چند زمرہ جات پر گروہوں کی تقسیم کو وراثتی ملازمتوں سے جوڑا گیا ہے، البتہ یہ وابستگی اب اتنی واضح نہیں رہی۔ ان گروہوں میں شادی کے حوالہ سے بھی یہ اثر انداز ہوتی ہیں۔ یہ ایک پیچیدہ نظام ہے اور صرف ایک ہی نظام مراتب نہیں پایا جاتا، بلکہ ذاتوں کے مابین کچھ فرق بیان کیے جا سکتے ہیں جیسے اشراف (اعلیٰ خاندان)، زمیندار (زمین مالکان) اور کمی (کارکن) (شاہ، 2000: 113-114)۔

• اکثر مجموعی خیالی تصورات اور عوامی رائے کے برعکس، بالکل گھریلو ماحول میں عورت کی پسماندگی سے منسلک بعض اقدار پر مذہب واضح طور پر اثر انداز نہیں ہوتا۔ جیسا کہ ہم مزید آگے دیکھیں گے، اسلام اس بات کی ممانعت نہیں کرتا کہ عورت کام کرے؛ بلکہ، اس پر رسم و رواج اور ثقافتی پس منظر کا زیادہ اثر و رسوخ ہے جو بھارت سے ورثہ میں ملا ہے اور جسے خاص طور پر پنجاب کے دیہی علاقوں میں دیکھا گیا ہے۔

• دیگر ممالک جیسے برطانیہ سے بصری موازنہ کرتے ہوئے، واضح طور پر دیکھا جا سکتا ہے کہ ایک نسل سے دوسری میں تبدیلی، دنیائے روزگار میں رسائی اور اس کے علاوہ تعلیمی قابلیت کو بڑھا دیتی ہے حتیٰ کہ خواتین کاروبار شروع کرنا بھی اختیار کرتی ہیں۔ اس ضمن میں، مشعل راہ ہونے سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ دیگر خواتین اس کی پیروی کریں۔ برطانیہ میں، کاتالونیا کے برعکس، کام کرنے والی پاکستانی نژاد خواتین کا کام کرنا ایک استثنا کی بجائے ایک قاعدہ ہے۔

• خواتین کا دنیائے روزگار میں شامل ہونا پاکستانی معاشرے میں متعین جنسی تقسیم کے کردار سے منسلک ہے، ثقافتی عمل کے ذریعہ پردہ (جنسی بنیاد پر معاشرے سے علیحدگی) اور عزت (خاندانی غیرت) کے ارد گرد²، اسی طرح کام میں جنسی تقسیم۔ جبکہ مرد کی ذمہ داری ہے کہ خاندان کی کفالت کرے اور معاشی ضروریات پوری کرے (روٹی کمانے کا کردار)، عورت کا کردار خاندان اور گھریلو انتظام کے ارد گرد ہر شے کا خیال رکھنا ہے۔ اس طرح، خواتین کا اجرت کے لیے ملازمت کرنا تب قابل قبول ہوتا ہے جب اس کی گھریلو ذمہ داریاں اور بچوں کی دیکھ بھال متاثر نہ ہوں۔ علاوہ ازیں، سماجی کنٹرول بھی فعال ہو جاتا ہے، خاص طور پر خاندان کی دیگر خواتین کی جانب سے (خالائیں، پھوپھیاں، مائیں، سسرال، نند، بھابی وغیرہ)۔

• ملاپ کے ذریعہ آنے والی بیٹیوں کے حوالہ سے، یہ خدشات ہیں کہ یہ جنسی کردار اب بھی جاری ہیں، مثلاً، تفریح کے مقامات اور کھیل کے عمل میں، اور یہ ضرورت کہ بچیاں اور لڑکیاں بھائیوں کے ہمراہ جائیں، اگرچہ بعض اوقات یہ ان سے چھوٹے ہوں۔ تاہم، نئی نسل میں تبدیلیاں بھی دیکھی جا رہی ہیں جس میں یہاں کے معاشرے سے ہم آہنگ ہونے والی تعلیم یافتہ خواتین نے اہم کردار ادا کیا ہے، جہاں کاموں کی تقسیم جنسی لحاظ سے برابری کی سطح پر ہوتی ہے۔

• ایک اور شعبہ جہاں عدم مساوات پائی جاتی ہے وہ خاندان، ملازمت، تعلیم، گھریلو ترتیب وغیرہ سے متعلق فیصلہ کرنے کی صلاحیت ہے۔ یہ تصور کرنا چاہیے کہ یہ مجموعی طور پر کیے جاتے ہیں (اور انفرادی طور پر نہیں) اور یہ کہ، خاندانی ڈھانچے کے اندر، مردوں کو فیصلہ کرنے کا زیادہ حق ہے، اور مردوں اور اسی طرح عورتوں کی صورت میں، اسے عمر کے لحاظ سے ایک مقرر کردہ نظام مراتب کی پیروی سے تقسیم کیا جاتا ہے: دادا دادی، والدین، بڑے بھائی بہن وغیرہ۔

• چونکہ خواتین گھریلو ضروریات کو بہتر جانتی ہیں (مثلاً، غذا، صفائی کا سامان، بچوں کے لیے مصنوعات، گھریلو آلات) اس لیے اکثر وسائل کا انتظام کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہیں۔

²عزت کا تصور، جسے یہاں ہم نے خاندانی غیرت سے ترجمہ کیا ہے، اس کا تعلق بعض سماجی اصولوں کی صحیح تعمیل ہے جو خاندانوں کو مخصوص درجہ یا احترام دیتی ہیں اور جس کا متضاد ہے شرم یا "حیا" کا تصور (عزت کی تعریف پر بحث کے بارے میں ملاحظہ کریں: سونی: 2012)۔ ان کا تعلق تحریر شدہ قواعد سے نہیں، بلکہ ایک واضح تصور ہے جو خاندانوں کے لیے کافی حد تک خواتین کے رویہ پر منحصر ہے، خصوصی طور پر بیٹیوں کے لیے، خاص طور پر جنسوں کے مابین تعلقات بنانے پر۔ رویہ جس کے تحت خواتین کو قابل عزت تصور کیا جائے، اس کا تعلق پردہ کے مشاہدہ سے ہے اور جسے وہ مرد جو خاندان سے باہر ہو اور عورت کے درمیان علیحدگی کا نظام تصور کیا جاتا ہے۔ ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ پاکستان مسلمانوں کے درمیان پردہ پر سختی سے عمل کرنا یا نہ کرنا ذات، خاندانی درجہ اور سیاق و سباق کے حساب سے مختلف ہو سکتا ہے۔ (شاہ، 2000: 163)۔

• باوجود اس کے کہ مختلف جنسی کردار موجود ہیں، مذاکرات کی حکمت عملی کے ایک سلسلے کو مدنظر رکھنا چاہیے جن کی خود خواتین کی جانب سے قیادت کی جانی چاہیے جو ایسی جگہ بنانے کی اجازت دیتی ہیں جو ان کی خود مختاری کو فروغ دیں۔ چند مقررہ احکامات اور قواعد کے احترام سے اور جنس کے متعین کرداروں کو باغیانہ انداز سے توڑے بغیر، خواتین کو ملازمت، بچوں کی تعلیم، گھریلو انتظامات وغیرہ کے بعض پہلوؤں کے حوالہ سے اپنے شوہروں اور متعلقہ خاندان والوں سے معاملات طے کرنے کے لیے لچک کا موقع مل جاتا ہے۔

• شوہروں کی جانب سے ملاپ کے ذریعہ آنے والی پہلی نسل کی خواتین کے ذریعہ معاش کے حوالہ سے دو بڑے رجحانات کی شناخت کی جا سکتی ہے: ذریعہ معاش کو جاری رکھنے کا رجحان، خواتین جنہوں نے پاکستان میں ملازمت کی اور بارسیلونا میں ملازمت جاری رکھے ہوئے ہیں؛ اور منقطع ذریعہ معاش کا رجحان، خواتین جنہوں نے پاکستان میں ملازمت کی اور بارسیلونا میں ملازمت جاری نہیں رکھی، جہاں ہجرت کا عمل اکثر شادی کرنے اور بچے ہونے کے ساتھ ہم مکان ہوتا ہے۔

• لیبر مارکیٹ میں رسائی کے وقت کئی مشکلات درپیش ہوتی ہیں جن کا سامنا پاکستانی نژاد خواتین کو کرنا پڑتا ہے۔ اندرونی نوعیت کی مشکلات جو ہجرت کے عمل کے ارد گرد گھومتی ہیں اور زبان سیکھنے کے عمل اور تہذیب و ثقافت کے فاصلے، سماجی سرمائے کی کمی، جنس کے کردار اور نظریات اور ملازمت اور خاندانی ذمہ داریوں میں مطابقت کی دشواریوں سے متعلقہ ہیں۔ اس کے علاوہ بیرونی پہلو بھی ہیں جو پاکستانی نژاد خواتین کی کام میں شمولیت پر اثر انداز ہوتے ہیں جن کا تعلق مواقع کے ترتیبی ڈھانچے سے ہے، مشکلات جیسے ڈگریوں کی مطابقت پذیری کا عمل، پردہ (حجاب، دوپٹہ یا نقاب) کے استعمال پر امتیازی سلوک³ اور عوامی، جائے کار، اکادمی اور ثالثی مقامات پر مشعل راہ مسلمان خواتین کی کمی۔

• معاشی بحران کے سیاق و سباق میں، ایسے خاندان جنہیں گھریلو آمدن بڑھانے کے لیے حکمت عملیاں ترتیب دینا پڑی ہیں اور اس طرح ایک سماجی زوال (یا سماجی طبقے کے ابتدائی مقام سے دوری) کی جانب بڑھنے سے بچنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس وجہ سے ضرورت کے تحت یا لازماً کچھ خواتین لیبر مارکیٹ میں شامل ہو گئی ہیں، جو ان خواتین کے پروفائل سے مختلف ہے جو اپنی مرضی سے ملازمت کرتی ہیں۔

• ملازمت کی اقسام کے حوالہ سے، ایک تصور بہت واضح ہے اس حوالہ سے کہ کسی خاتون کے لیے کون سے کام کم یا زیادہ قابل خواہش ہیں۔ یہ واضح طور پر ابتدائی ملک میں خاندان کے سماجی طبقے اور ذات پر منحصر ہے، اور ان زیادہ نسوانی ملازمتوں کے سماجی ثقافتی تصور پر منحصر ہے جن کا تعلق خاص طور پر دیکھ بھال سے ہے، مثال کے طور پر استانیاں، پروفیسر، ڈاکٹر، نرس وغیرہ۔ تاہم، ملازمت کی قسم کا تعین ان خواتین کو وصول کرنے والے معاشرے کی شرائط پر بھی منحصر ہے۔ ڈگریوں کی توثیق میں رکاوٹوں کی وجہ سے معیاری ملازمتوں تک رسائی حاصل نہیں ہوتی اور حجاب کے استعمال سے پیدا ہونے والا اسلاموفوبیا بھی رکاوٹ بنتا ہے کہ خواتین مخصوص ملازمتوں پر رسائی حاصل کریں، خاص طور پر نجی سیکٹر میں اور وہ جن میں عوام کو توجہ فراہم کرنی ہوتی ہے۔

• روایتی علاقائی معیشت، جس میں بارسیلونا شہر میں پاکستانی نژاد افراد کی جانب سے چلائے جانے والے کاروبار شامل ہیں، ملازمت کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ بعض بالغ خواتین جو

³ دوپٹہ ایک قسم کا رومال ہے جو براعظم ایشیاء سے مخصوص ہے جسے خواتین کندھوں سے نیچے لٹکا کر جسم کو ڈھانپنے کے لیے استعمال کر سکتی ہیں یا سر پر اوڑھ سکتی ہیں اور ضروری نہیں کہ اس سے تمام بال ڈھانپے جائیں۔ حجاب ایک لمبے رومال کو کہتے ہیں جو بنیادی طور پر بال اور کچھ حد تک کندھوں کو ڈھانپتا ہے۔ نقاب ایک قسم کا لباس ہے جو جسم کو ڈھانپتا ہے اور صرف آنکھیں نظر آتی ہیں۔

ملاپ کے ذریعہ آتی ہیں اور کاروبار کا انتظام کرنے کے لیے اپنے شوہروں کی مدد کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ سپر مارکیٹ کی فرنچائز اور پاکستانیوں کی کمپنیاں بھی ظاہر ہوئی ہیں جو بول سیل غذائی مصنوعات فروخت کرتی ہیں اور نوجوان لڑکیوں کو ملازمتیں دے رہی ہیں جو کیش کاؤنٹر، شیلف میں اشیاء رکھنے یا کمپنی کے دفاتر میں آرڈر اور بلوں کا انتظام کرتی ہیں۔ اس سب کے ساتھ، اکثر کی شکایت کام کے غیر یقینی حالات کے حوالے سے ہوتی ہے۔

• پاکستانی نژاد خواتین کی صورت میں کاروباری مہم جوئی ابھی خالصتاً بناوٹی حقیقت ہے۔ غیر سرکاری نسلی معیشت میں درج بعض اقدامات روایتی لباس کی سلائی کڑھائی، باورچی خانہ اور ساتھ لے جانے والے کھانوں کی تیاری، اور خاص تقریبات (مثلاً، شادی بیاہ، جشن وغیرہ) کے لیے خوبصورتی اور جمالی حسن کے لیے ہر قسم کی خدمات ہیں۔

ایک بار تحقیق کے بنیادی نتائج پیش کیے جانے پر بعض اقدامات تجویز کیے جاتے ہیں جو پاکستانی نژاد خواتین کی معاشی خود مختاری کو فروغ دیتے ہیں، اور سماجی عدم مساوات کی صورتحال کو پلٹ دیتے ہیں جن سے ان کے باختیار ہونے میں مشکل پیدا ہوتی ہے۔ تجاویز کی فہرست، تحقیق میں خود شامل ہونے والی خواتین کی جانب سے کیے گئے مطالبات کی بنیاد پر ہے، چاہے یہ شمولیت انٹرویو یا مرکزی گروہوں کے ذریعہ، اسی طرح اہم معلومات فراہم کرنے والی خواتین کی جانب سے ہوئی۔ تجاویز میں ایک عرضی نوعیت اور دیگر خصوصی نوعیت کی شامل ہیں جنہیں ان چار شعبہ جات میں تقسیم کیا گیا ہے، یہ سمجھتے ہوئے کہ تمام آزاد ہیں اور آپس میں ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ اس کے ساتھ، ان تجویز کردہ اقدامات کا تجزیہ کرتے ہیں:

• پاکستانی کمیونٹی کی خواتین کو میونسپل خدمات کی وضاحت کی ضرورت اور انہیں ان خدمات کے قریب لانا (عرضی نوعیت کا اقدام)۔

• پاکستانی نژاد خواتین کی لیبر مارکیٹ تک رسائی اور معاشی اختیار کو ممکن بنانے کے لیے پیشکشیں

a. موجودہ ملازمت بیورو میں سرکاری خدمات تک رسائی پذیری کو بہتر کرنا

b. پاکستانی نژاد خواتین کے لیے اقتصادی اشتراک کی تخلیق کو فروغ دینا

c. خواتین کی جانب سے نئے کاروبار کھولنے کے لیے کاروباری مہم جوئی کو فروغ دینا:

- پاکستانی نژاد خواتین جو کاروباری مہم جوئی کا آغاز کرنا چاہتی ہیں ان کی ضرورتوں کے لیے بلدیہ کی جانب سے مختلف اور یا غیر محفوظ جماعتوں کے افراد کے لیے معاشی فعالیت کے پروگرام کو اپنانا۔

- غیر رسمی طور پر موجود معاشی اقدامات کو رسمی بنانا۔

d. یونیورسٹی کی تعلیم کو تسلیم کرنے کی خدمت (SARU) کو عام کرتے ہوئے اور کارروائیوں کو مختصر کرتے ہوئے ڈگریوں کی توثیق کے عمل میں سہولت فراہم کرنا

e. اسلاموفوبیا اور سرکاری اور نجی شعبہ جات میں ملازمتوں کے لیے امتیازی سلوک کے خلاف آگاہی مہم اور جنگ کرنے کے اقدامات

• تعلیم و تربیت کو فروغ دینے کے لیے اقدامات کی تجاویز

a. گفتگو اور زبان کی کلاس

b. کورس اور کام کی تربیت

- سماجی ثقافتی اور سماجی سیاسی شمولیت کے فروغ کے اقدامات کی پیشکشیں
- a. ثقافتی مشعل راہ کو فروغ دینے کے لیے تربیتی لیکچر یا منصوبے
- b. سیاسی سماجی شمولیت کو فروغ دینے کے لیے لیکچر
- انفرادی اور جذباتی اختیار کے اقدامات کی پیشکشیں
- a. جذباتی اور ذاتی کام کی تعلیم کے لیے ورک شاپس